بی جے پی نے ووٹروں کو پولنگ بوتھ پر لانے کیلئے کسی کمر

پہلے اور دوسرے مرحلے میں کم ووٹنگ سے پریشان قیادت نے تنظیم کو پوری طرح سرگرم کیا

گزشتہ دو مرحلوں میں ووٹروں کی کم تعداد سے چوکنا ہوکر بی جے پی نے اپنے کیڈر کو ایکٹیو کیا ہے۔ بی جے پی کے ایک عہدیدار نے کہا ہے کہ ہمارے پاس وزیراعظم نریندر مودی اور وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جیسے کرشمائی لیڈر ہیں اور اب ہمیں اپنے ورکروں کو ایک بہترین سپاہی کے بجائے سست دکھنا گوارہ نہیں ہے۔ ہمارے پنا پرمکھ اور دیگر عہدیداران اپنے کام پر لگ گئے ہیں۔ ہم ان تمام نشستوں کو دیکھ رہے ہیں جہاں پر ہم نسبتاً کمزور ہیں۔

متوسط طبقے اور اعلیٰ درجے کی ذاتوں کے لئے یوگی آدتیہ ناتھ کی بلڈوزر مہم ہے جوکہ مافیا کے خلاف چل رہی ہے۔ پارٹی اسی حکمت عملی کے تحت کام کررہی ہے۔ پارٹی کے کچھ لیڈروں کا کہنا ہے کہ تاجر اور بلڈر اب یہ شکایت نہیں کرتے ہیں کہ ان سے کوئی زور زبردستی پیسہ مانگ رہا ہے یا ان کی زمینوں پر قبضہ کر رہا ہے اور یہی احساسات انتخابات میں فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے ناراض حلیفوں کو واپس لے کر آئی ہے۔

رام مندر، وزیراعظم نریندر مودی کا کرشمہ، اترپردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا جادو، تنظیمی مضبوطی اور عوامی اسکیموں کا فائدہ اٹھانے والے لوگ، او بی سی پر فوکس، بلڈوزر کی سیاست، 2024 کے یوپی کے الیکشن کا وہ معجون مرکب ہے جس کی بنیاد پر بھارتیہ جنتا پارٹی اترپردیش کی 80 سیٹوں پر کامیابی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کی مقبولیت اور یوگی آدتیہ ناتھ کی کارکردگی بی جے پی کو اترپردیش میں کامیابی سے ہمکنار کرسکتی ہے۔ پارٹی کو اچھی طرح اندازہ ہے کہ 80 سیٹیں ملک کی نئی حکومت کے قیام میں اہم رول ادا کریں گی۔ یوگی آدتیہ ناتھ ایک ہندو لیڈر کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ ایک منتظم کے طور پر ان کی امیج ایک طاقتور لیڈر کی ہوگئی ہے جو اپنی کشش کی بنیاد پر بی جے پی کو کامیابی سے ہمکنار کرسکتے ہیں۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات کے بعد یوگی کا جادو تمام ضمنی انتخابات، میونسپل انتخابات میں چلا اور بی جے پی نے دونوں انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ اترپردیش میں بی جے پی ایک بہت موثر حکمت عملی اور اپنے بہتر کیڈر الیکشن کے لئے تیار کرنے کی ہے۔ بی جے پی کی تنظیم اور عہدیداران ہر بوتھ پر مسلسل دورہ کرتے ہیں۔ اب گزشتہ دو مرحلوں میں ووٹروں کی کم تعداد سے چوکنا ہوکر بی جے پی نے اپنے کیڈر کو ایکٹیو کیا ہے۔ بی جے پی کے ایک عہدیدار نے کہا ہے کہ ہمارے پاس وزیراعظم نریندر مودی اور وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جیسے کرشمائی لیڈر ہیں اور اب ہمیں اپنے ورکروں کو ایک بہترین سپاہی کے بجائے سست دیکھنا گوارہ نہیں ہے۔ ہمارے پنا پرمکھ اور دیگر عہدیداران اپنے کام پر لگ گئے ہیں۔ ہم ان تمام نشستوں کو دیکھ رہے ہیں جہاں پر ہم نسبتاً کمزور ہیں۔

بی جے پی نے کئی سیٹوں پر اپنے امیدوار بدل دیے ہیں۔ بی جے پی چاہتی ہے کہ نئے امیدواروں کو لاکر اینٹی انکمبینسی سے مقابلہ کیا جائے۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں جس انداز سے کام کر رہی ہیں اس سے یہ لگتا ہے کہ اپوزیشن ناکام ہوگئی ہے۔ اقربا پروری اور کرپشن نے ان کو ناکام بنا دیا ہے۔ منتشر اپوزیشن اور بی ایس پی کی وجہ سے کئی حلقوں میں سہ رخی مقابلہ ہے۔ اس سے شاید بی جے پی کی یہ راہ آسان ہوجاتی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی پوری انتخابی مہم کا مرکز ان افراد اور خاندانوں تک پہنچنا ہے جوکہ بی جے پی کی مختلف اسکیموں اور پالیسیوں سے براہ راست مستفیض ہورہے ہیں۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ ان پالیسیوں سے فائدہ اٹھانے والوں میں اقلیتیں، دلت بڑے پیمانے پر ہیں اور بی جے پی دلتوں اور اقلیتوں تک پہنچنے کی کوشش کررہی ہے۔ بی جے پی کا کہنا ہے کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ان لوگوں کا مذہب یا ذات کون سی ہے بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ اقتصادی بنیاد پر یہ محروم طبقہ ہے یا اعلیٰ طبقہ ہے۔ متوسط طبقے اور اعلیٰ درجے کی ذاتوں کے لئے یوگی آدتیہ ناتھ کی بلڈوزر مہم ہے جوکہ مافیا کے خلاف چل رہی ہے۔ پارٹی اسی حکمت عملی کے تحت کام کررہی ہے۔

پارٹی کے کچھ لیڈروں کا کہنا ہے کہ تاجر اور بلڈر اب یہ شکایت نہیں کرتے ہیں کہ ان سے کوئی زور زبردستی پیسہ مانگ رہا ہے یا ان کی زمینوں پر قبضہ کر رہا ہے اور یہی احساسات انتخابات میں فائدہ پہنچانے والے ہوں گے۔ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے ناراض حلیفوں کو واپس لے کر آئی ہے۔ اس میں سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) اور اپنی پارٹی کے لیڈر دارا سنگھ چوہان بھی شامل ہیں۔ دارا سنگھ چوہان بی جے پی سے الگ ہوگئے تھے۔ اس وقت اترپردیش میں جو صورت حال ہے اس میں سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی)، سونی لال کی پارٹی اپنا دل اور نشاد پارٹی کے ساتھ مل کر بی جے پی کی قیادت والے محاذ کا مجموعی ووٹ 52 فیصد ہے۔ اسی طرح راج بھر او بی سی ووٹروں میں جگہ بنا رہے ہیں خاص طور پر مشرقی یوپی میں۔ اس دوران بی جے پی کی سوشل میڈیا ٹیم کو اپوزیشن کی نکتہ چینی کا مقابلہ کرنے کے لئے سرگرم بنا دیا گیا ہے، مگر اس مہم میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے اسٹار پرچارکوں یا فلم اسٹاروں یا کرکٹروں کو میدان میں نہیں اتارا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ جب ہمارے پاس مودی اور یوگی جیسے لیڈر ہیں تو ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے ستاروں کی۔

وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے تیسرے مرحلے کی آخری مہم میں عقیدت کارڈ کھیلا ہے۔ یوگی جی نے رام مندر ایشو کی بار بار یاددہانی کرائی ہے اور عوام سے بار بار براہ راست سوال وجواب کرتے رہے۔ فیروزآباد کے سرسہ گنج کے مہاکالیشور مندر جاکر جے کارا لگاکر بابا نیم کٹوری کو بھی یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ رام مندر اور کاشی میں کاشی وشوناتھ کا مندر بھی بن گیا ہے۔ اب آپ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ پڑھ لیا ہوگا۔ متھرا میں جتنی بھی زمین ہے وہ سب ٹھاکر کاشی دیو کی ہے، کرشن کی ہے۔ اس بات پر پورا ہجوم تالیوں سے گونج اٹھا۔

•••

مہاراشٹر

تیسرے مرحلہ میں چچا بھتیجے میں بالادستی کی جنگ

اجیت پوار نے انتخابی مہم کو انتہائی خفیہ اور رازداری کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ اجیت پوار بڑے منفرد اور چالاکی کے ساتھ مہم جاری رکھ رہے ہیں۔ وہ عوام کو بتارہے ہیں کہ وہ جذبات کو بالائے طاق رکھ کر دماغ سے سوچیں اور شرد پوار اور سپریا سولے کے بارے میں دل سے نہیں دماغ سے فیصلہ کریں۔ وہ ووٹروں سے درخواست کررہے ہیں کہ وہ ایک نئی فیملی ممبر اور سیاست داں کو موقع دیں اور شرد پوار اور سپریا سولے سے دامن چھڑائیں۔ بعد میں وہ آہستہ سے یہ بھی آگاہ کرتے ہیں کہ اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ ترقیاتی کاموں کے لئے درکار رقوم کو روک سکتے ہیں۔

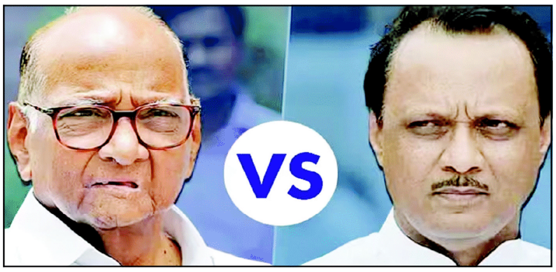

مہاراشٹر کے لوک سبھا الیکشن میں تیسرے مرحلے کی پولنگ میں بارہ متی، ہتھ کانگلے، کولہاپور، لاتور، عثمان آباد، رائے گڑھ، رتناگری، سندھودرگا، ستارا، مادھا اور شولاپور میں الیکشن ہوں گے۔ این ڈی اے خیمے سے تیسرے مرحلے کی 11 سیٹوں میں سے 6 سیٹوں پر بی جے پی کے امیدوار میدان میں ہیں۔ بی جے پی کی حلیف اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے تین سیٹوں پر امیدوار ہیں۔ دو سیٹوں پر ایکناتھ شندے کی شیوسینا قسمت آزما رہی ہے۔

انڈیا اتحاد کی طرف دیکھیں تو تیسرے مرحلے میں کانگریس کے امیدوار 3 سیٹوں پر قسمت آزما رہے ہیں اور اس کی حلیف پارٹی ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا چار سیٹوں پر الیکشن لڑرہی ہے۔ اس کے علاوہ شرد پوار کی این سی پی کے چار امیدواروں کی قسمت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔

شرد پوار اور اجیت پوار کے خیمے کے درمیان آمنے سامنے کی لڑائی بارہ متی لوک سبھا سیٹ پر ہے۔ 2019 میں یہاں سے این ڈی اے نے یکطرفہ جیت درج کی تھی، لیکن اس بار سیاسی ریاضی بدلی ہوئی ہے۔ ایسے میں دیکھنا ہے کہ کس کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔

چچا بھتیجے کی جنگ کے میدان بارہ متی میں مہاراشٹر کی دو بڑی سیاسی شخصیتوں شرد پوار اور اجیت پوار کے درمیان محاذ آرائی ہے۔ یہ دونوں چچا بھتیجے ہیں۔ یہ حلقہ گزشتہ 6 دہائیوں سے این سی پی (ایس پی) کے صدر شرد پوار کے سامنے ریاست اور اس حلقہ میں اپنی بالادستی ثابت کرنے کا موقع ہے اور یہ بالادستی ان کو اپنے خاندان میں ہی ثابت کرنی ہے۔ اجیت پوار جوکہ ان کے بھتیجے ہیں بی جے پی کے ساتھ مل کر مہاراشٹر میں سرکار بنا چکے ہیں۔ اجیت پوار اس وقت ریاستی سرکار میں نائب وزیراعلیٰ ہیں۔ یہ سرکار این سی پی سے ان کی بغاوت کے بعد بی جے پی کے ساتھ تعاون کر کے معرض وجود میں آئی ہے۔ اس سرکار کے قیام میں این سی پی کے علاوہ شیوسینا میں بھی تقسیم ہوئی تھی۔ شیوسینا کی تقسیم کے بعد معرض وجود میں آئی شیوسینا شندے اور اجیت پوار کی قیادت میں بنائی گئی دوسری این سی پی کے بعد مہاراشٹر میں ایک نئی حکومت اور نیا اتحاد بنا ہے اس اتحاد میں بی جے پی بھی شامل ہے۔ اس طرح حکمراں محاذ میں دو نومولود جماعتیں شامل ہیں۔ این سی پی کی کارگزار صدر سپریا سولے بارہ متی میں سونیترا پوار کے سامنے کھڑی ہیں۔ سونیترا پوار اجیت پوار کی اہلیہ ہیں۔ سپریا سولے اور اجیت پوار چچازاد بھائی بہن ہیں۔ مہاراشٹر میں موجودہ صورت حال اس خاندان کے لئے وجود کی جنگ بن گئی ہے اور یہ پارلیمانی حلقہ قومی سیاست میں اہمیت کا حامل ہوگیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بارہ متی کے ووٹر شرد پوار کے حامی ہیں اور اکثریت کی وفاداریاں شرد پوار سے ہیں۔ این سی پی 1999 میں بنی تھی اور جولائی 2023 میں شرد پوار کے بھتیجے اجیت پوار نے پارٹی کو توڑ کر بی جے پی کے ساتھ مل کر حکومت بنانے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس طرح پورا پوار خاندان چچا بھتیجے کی مخاصمت اور رقابت کا شکار ہوگیا ہے۔ اس خاندان کا علاقے کی سیاست پر اتنا اثر ہے کہ وہاں کا ہر گھر پوار خاندان سے وابستہ ہے۔ اس تقسیم نے بارہ متی پارلیمانی حلقہ کے گھروں کے اندر بھی دراڑ ڈال دی ہے اور کئی گھروں میں ووٹرس، ورکرس اور لیڈر وفاداریوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ اجیت پوار غیر منقسم این سی پی سے وابستہ رہے ہیں اور ان کی خواہشات زیادہ بڑی رہی ہیں اور لگاتار وہ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے ہیں مگر ان کی خواہش وزیراعلیٰ بننے کی ہے اور کئی مرتبہ وہ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے چچا سے الگ ہوچکے تھے مگر کامیاب نہیں ہونے پر وہ واپس این سی پی میں جاچکے ہیں مگر اس دفعہ حالات بالکل مختلف ہیں اور ایسا لگ رہا ہے کہ یہ تقسیم مستقل ہے۔ دوسری جانب اجیت پوار کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اجیت پوار کو کئی دفعہ دھوکے میں رکھا گیا۔ پارٹی نے ان کو چیف منسٹر نہیں بننے دیا، کئی دفعہ ان کی بے عزتی ہوئی ہے اور آج کی صورت حال یہ ہے کہ بارہ متی کے عوام ہی یہ فیصلہ کریں گے کہ اس میدان کارزار میں کون فاتح ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اجیت پوار نے اپنی بیوی کو اس اہم سیٹ سے میدان میں اتارا ہے اور وہ تین اصولوں پر انتخابی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مرکز عوام کو راضی کرنا، ان کو اپنے ساتھ ملانا اور ان لوگوں کو سزا دینا جوکہ ان کے ساتھ وفادار نہیں ہیں۔

اجیت پوار نے انتخابی مہم کو انتہائی خفیہ اور رازداری کے ساتھ جاری رکھا ہے۔ اجیت پوار بڑے منفرد اور چالاکی کے ساتھ مہم جاری رکھ رہے ہیں۔ وہ عوام کو بتارہے ہیں کہ وہ جذبات کو بالائے طاق رکھ کر دماغ سے سوچیں اور شرد پوار اور سپریا سولے کے بارے میں دل سے نہیں دماغ سے فیصلہ کریں۔ وہ ووٹروں سے درخواست کررہے ہیں کہ وہ ایک نئی فیملی ممبر اور سیاست داں کو موقع دیں اور شرد پوار اور سپریا سولے سے دامن چھڑائیں۔ بعد میں آہستہ سے وہ یہ بھی آگاہ کرتے ہیں کہ اگر ایسا نہیں ہوا تو وہ ترقیاتی کاموں کے لئے درکار رقوم کو روک سکتے ہیں۔ اجیت پوار اس بات کی بھی کوشش کررہے ہیں کہ وہ کچھ تنظیموں کے ساتھ تال میل کر کے کام کریں۔ یہ تنظیمیں اب تک اجیت پوار کو نظرانداز کرتی رہی ہیں۔

دوسری جانب شرد پوار لگاتار یہ واضح کر رہے ہیں کہ وہ بالکل صحت مند ہیں اور چاق وچوبند ہیں۔ وہ عوام سے بارہا اپیل کررہے ہیں کہ وہ سپریا سولے کو چوتھی مرتبہ ممبر پارلیمنٹ بنوائیں اور کسی موقع پرست، خارجی کے ورغلانے میں نہ آئیں۔ حال ہی میں وزیراعظم نریندر مودی جب پونے آئے تھے تو انہوں نے اپنی تقریر میں ایک بھٹکتی آتما کا ذکر کیا تھا۔ اب وزیراعظم نے اس اصطلاح میں کس کو رجوع کیا ہے یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہے۔ جہاں تک ووٹران کا تعلق ہے اس وقت ان کے دماغ میں بیٹی یا سپریا سولے اور بہو یعنی سونیترا پوار کے درمیان ہے۔ اس خوشحال اور ترقی یافتہ حلقہ میں یہی گفتگو کا موضوع ہے۔ سپریا سولے چوتھی مرتبہ الیکشن لڑرہی ہیں جبکہ سونیترا کا یہ پہلا موقع ہے۔ اس حلقے میں 6 اسمبلیاں ہیں۔ یہ اسمبلی حلقے بارہ متی، داون، پراندر، اندا پور، بھوڑ، کھاڈ کھاؤسلا ہیں۔ 2 اسمبلی حلقے این سی پی کے پاس ہیں جن میں سے ایک پر 7 مرتبہ کے ایم ایل اے اجیت پوار ہیں۔ جبکہ دو حلقے بی جے پی کے پاس ہیں اور دو ہی حلقے کانگریس کے قبضہ میں ہیں۔

☆☆

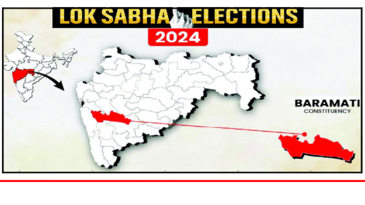

آندھراپردیش میں

کروڑپتی امیدواروں کا ہجوم

ٹی ڈی پی کے صدر اور سابق وزیراعلیٰ این چندرابابو نائیڈو چتور ضلع کے کپم اسمبلی حلقے سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اثاثوں کی مالیت کا اعلان کرتے ہوئے 931.83 کروڑ بتائی ہے، جبکہ ان کی بیوی بھونیشوری کے پاس 895.47 کروڑ کی پراپرٹی ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں ان کے اثاثوں میں 39 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

امراوتی آندھراپردیش اسمبلی اور پارلیمانی الیکشن میں کئی کروڑپتی میدان میں ہیں۔ اس میں تیلگو دیشم پارٹی کے امیدوار پماسانی چندر شیکھر راؤ ہیں جوکہ سرفہرست ہیں۔ چندر شیکھر گنٹور پارلیمانی حلقہ سے لڑرہے ہیں۔ ان کے اثاثے 5705 کروڑ کے بتائے جاتے ہیں۔ وہ این آر آئی ہیں اور طبی پیشے سے وابستہ ہیں۔ اپنے پیشے میں وہ سب سے زیادہ امیر امیدوار ہوسکتے ہیں۔ وہ یوورلڈ کے فاؤنڈر اور اساس گزار وسی ای او ہیں۔ ان کے پارلیمانی حلقے میں 13 مئی کو الیکشن ہوں گے۔ وہ گنٹور کے گری پالم گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کیا تھا۔ 1999 میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ امریکہ چلے گئے تھے اور وہیں سے پوسٹ گریجویشن کیا تھا۔ وہ 48 سال کے ہیں۔ انہوں نے انٹرنل میڈیسن میں امریکہ کی پینسو لینیا سے ایم ڈی کیا تھا۔ انہوں نے جان ہاپکنس یونیورسٹی میں درس وتدریس کی خدمات بھی انجام دی تھی۔ وہ یونیورسٹی میں اپنے طبی پیشے سے بھی وابستہ رہے۔ خیال رہے کہ آندھراپردیش میں اسمبلی کی 175 اور لوک سبھا کی 25 سیٹوں کے لئے الیکشن ہورہا ہے۔ مالدار امیدواروں کی فہرست لگاتار بڑھتی جارہی ہے۔ ٹی ڈی پی سے تعلق رکھنے والے دولت مند لوگ سب سے زیادہ ہیں۔ اس فہرست میں صنعت کار، تاجر اور ایکٹر شامل ہیں۔ ٹی ڈی پی کے صدر اور سابق وزیراعلیٰ این چندرابابو نائیڈو چتور ضلع کے کپم اسمبلی حلقے سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اثاثوں کا اعلان کرتے ہوئے 931.83 کروڑ بتایا ہے۔ جبکہ ان کی بیوی بھونیشوری کے پاس 895.47 کروڑ کی پراپرٹی ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں ان کے اثاثوں میں 39 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مجموعی اثاثوں کی قیمت 2019 میں 668 کروڑ روپے تھی۔ این چندرابابو نائیڈو 74 سال کے ہیں۔ وہ 14 سال تک متحدہ آندھراپردیش اور موجودہ منقسم آندھراپردیش کے وزیراعلیٰ رہے ہیں اور ایک مرتبہ پھر وزیراعلیٰ کے عہدے پر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ چندرابابو نائیڈو کے بیٹے اور ٹی ڈی پی کے جنرل سکریٹری نارا لوکیش نے بھی اپنے اثاثوں کی قیمت 542 کروڑ روپے بتائی ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں ان کے اثاثوں میں 45 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ نارا لوکیش اس سے پہلے بھی منگلاری پارلیمانی حلقہ سے الیکشن لڑ چکے ہیں مگر وہ ہار گئے تھے۔ اسی پارلیمانی حلقہ سے وہ دوبارہ اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔

این ٹی راما راؤ کے بیٹے اور چندرابابو نائیڈو کے سالے ٹالی ووڈ کے اداکار این بالا کرشنا نے اپنے 483 کروڑ روپے کے اثاثے کا اعلان کیا ہے۔ ان کے اثاثے 2019 سے اب تک 67 فیصد بڑھے ہیں۔ وہ ہندو پور اسمبلی حلقہ سے لگاتار تیسری مرتبہ الیکشن لڑ رہے ہیں۔ این بالا کرشنا 63 سال کے ہیں وہ نارا لوکیش کے سسر بھی ہیں۔ ٹی ڈی پی لیڈر پی نارائن نیلورسٹی حلقہ سے الیکشن لڑرہے ہیں۔ ان کے اثاثوں کی قیمت 824.05 کروڑ روپے بتائی جاتی ہے۔ وہ سابق وزیر ہیں اور نارائنا گروپ کے فاؤنڈر ہیں۔ نارائنا گروپ تعلیمی ادارے چلاتا ہے۔ انہوں نے 2019 میں اپنے اثاثوں کی قیمت 669 کروڑ روپے بتائی تھی۔ اس کے علاوہ جن سینا پارٹی کے امیدوار لوکام ناگا مادھوی نے اپنے اثاثوں کی قیمت 898.73 کروڑ بتائی ہے۔ وہ نلیمارلا اسمبلی حلقہ سے الیکشن لڑ رہی ہیں جو ضلع ویزیانگرا میں ہے۔ ان کے زیادہ تر اثاثے ان کے شوہر وی این وی پرساد کے نام پر ہیں۔ دونوں صنعت کار ہیں۔ اسی طرح آندھراپردیش کے وزیراعلیٰ وائی ایس جگن موہن ریڈی کا شمار آندھراپردیش کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے اثاثوں کی قیمت 757.65 کروڑ روپے بتائی ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں ان کے اثاثوں کی قیمت میں 48 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ 2019 میں انہوں نے اپنے خاندانی اثاثوں کی قیمت 510.35 کروڑ روپے بتائی تھی۔ جگن موہن کے اپنے اثاثوں کی قیمت 375 کروڑ سے بڑھ کر 529.87 کروڑ روپے ہوگئی۔ جبکہ ان کی بیوی بھارتی ریڈی کے اثاثے 2019 میں 124 کروڑ روپے سے بڑھ کر 176.30 ہوگئے ہیں۔ جگن موہن ریڈی کی بہن اور آندھراپردیش کانگریس کمیٹی کی صدر وائی ایس شرمیلا اور ان کے شوہر کے اثاثوں کی قیمت 181.79 کروڑ بتائی گئی ہے۔ ٹی ڈی پی کے ایک اور امیدوار ویمیر ریڈی پربھا کر ریڈی جوکہ نیلور لوک سبھا سیٹ سے لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اثاثوں کی قیمت 717.31 کروڑ روپے بتائی ہے۔

(ان پٹس ایجنسیاں)

VOTE FOR ME
Siddakatte